مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوت

کراچی

میرے تلامذہ کی تعداد

جنہوں نے مجھ سے حدیث پڑھی

ہے دو ہزار ہوگی —— ان سب

کو میں وصیت کرتا ہوں کہ اس

فتنہ (قادیانیت) کے خلاف

پوری جد و جہد کریں

امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ

کی آخری وصیت

جلد ۲

۱۶ تا ۲۲ مارچ ۱۹۸۴ء مطابق ۱۲ تا ۱۸ جمادی الثانی ۱۴۰۴

شمارہ نمبر ۴۰

خصائل نبوی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگانے کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ

۳ حدثنا محمد بن بشر حدثنا عبد الرحمٰن بن مهدی حدثنا عزرة بن ثابت عن ثمامة بن بن عبد اللہ قال كان انس بن مالك لا يرد الطيب وقال انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم كان لا يرد الطيب۔

ترجمہ۔ ثمامہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے۔ اور یہ فرماتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو کو رد نہ فرماتے تھے۔

۳ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ابن ابی فديك عن عبد اللہ بن مسلم ابن جندب عن ابيه عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث لا ترد الوسائد و الدهن و الطيب واللبن

ترجمہ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین چیز نہیں لوٹائی جا ہیئے۔ تکیہ اور تیل خوشبو، اور دودھ۔

فائدہ۔ ان چیزوں کو اس لیے ذکر فرمایا کہ ہدیہ دینے والے پر بار نہیں ہوتا اور لوٹانے سے بعض اوقات اس کو رنج ہوتا ہے۔ انہیں چیزوں کے حکم میں وہ سب چیزیں داخل ہیں جو نہائت مختصر ہوں کہ جن کے ہدیہ دینے والے پر بار نہ ہو۔ تکیہ سے مراد بعض علماء نے ہدیہ کے طور پر تکیہ کا دینا بتایا ہے کہ اس میں بھی کچھ ایسا بار نہیں ہے۔ اور بعض علماء نے ویسے ہی استعمال کے لیے کسی لیٹنے یا بیٹھنے والے کے پاس عارضی طور پر تکیہ رکھ دینا اور اس پر سر رکھنا یا ٹیک لگا لینا مراد بتایا ہے۔

۴ حدثنا محمود بن غيلان حدثنا ابوداؤد الحفری عن سفيان عن الجريری عن ابی نضرة عن رجل عن ابی هريرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طيب الرجال ما ظهر ريحه و خفی لونه وطيب النساء ما ظهر لونه وخفی ريحه حدثنا علی بن حجر حدثنا اسمٰعيل بن ابراهيم عن الجريری عن ابی نضرة عن الطفاوی عن ابی هريرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثله بمعناه۔

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ مردانہ خوشبو وہ ہے، جس کی خوشبو پھیلتی ہوئی ہو اور رنگ غیر محسوس ہو۔ (جیسے گلاب کیوڑہ وغیرہ) اور زنانہ خوشبو وہ ہے جس کا رنگ غالب ہو اور خوشبو مغلوب (جیسے حنا زعفران وغیرہ)

فائدہ۔ مطلب یہ ہے کہ مردوں کو مردانہ خوشبو استعمال کرنا چاہیے کہ رنگ ان کی شان کے مناسب نہیں ہے اور عورتوں کو زنانہ خوشبو استعمال کرنا چاہیے کہ دور اجنبیوں تک اس خوشبو نہ پہنچے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

جلد نمبر ۲

شمارہ نمبر ۴۰

ختم نبوت

کراچی

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ

ڈیڑھ روپیہ

فون نمبر

۷۱۶۷۱

بدل اشتراک

سالانہ ـــــ ۶۰ روپے
ششماہی ـــ ۳۵ روپے
سہ ماہی ـــ ۲۰ روپے

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی
حافظ گلزار احمد

فہرست

۱	خصائل نبوی	حضرت شیخ الحدیث	۲
۲	ابتدائیہ	عبدالرحمان یعقوب باوا	۵
۳	قادیانیوں کی لوٹ مار		
۴	کاروان ختم نبوت	عبدالرحمان یعقوب باوا	۶
۵	مرزائیوں کی دھمکی		۱۰
۶	ابلیسی شطرنج کا ایک مہرہ	محمد عبدالستار واحدی	۱۱
۷	محبت رسولؐ	محمد اقبال صاحب رنگونی	۱۶
۸	آپ کے مسائل	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۲۰
۹	گمشدگی کا معمہ		۲۱
۱۰	مولانا تاج محمود کو خراج عقیدت		۲۲

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع : کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت : ۲۰/A ساشرو مینشن
ایم ۔ اے جناح روڈ ۔ کراچی ۔

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۳۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

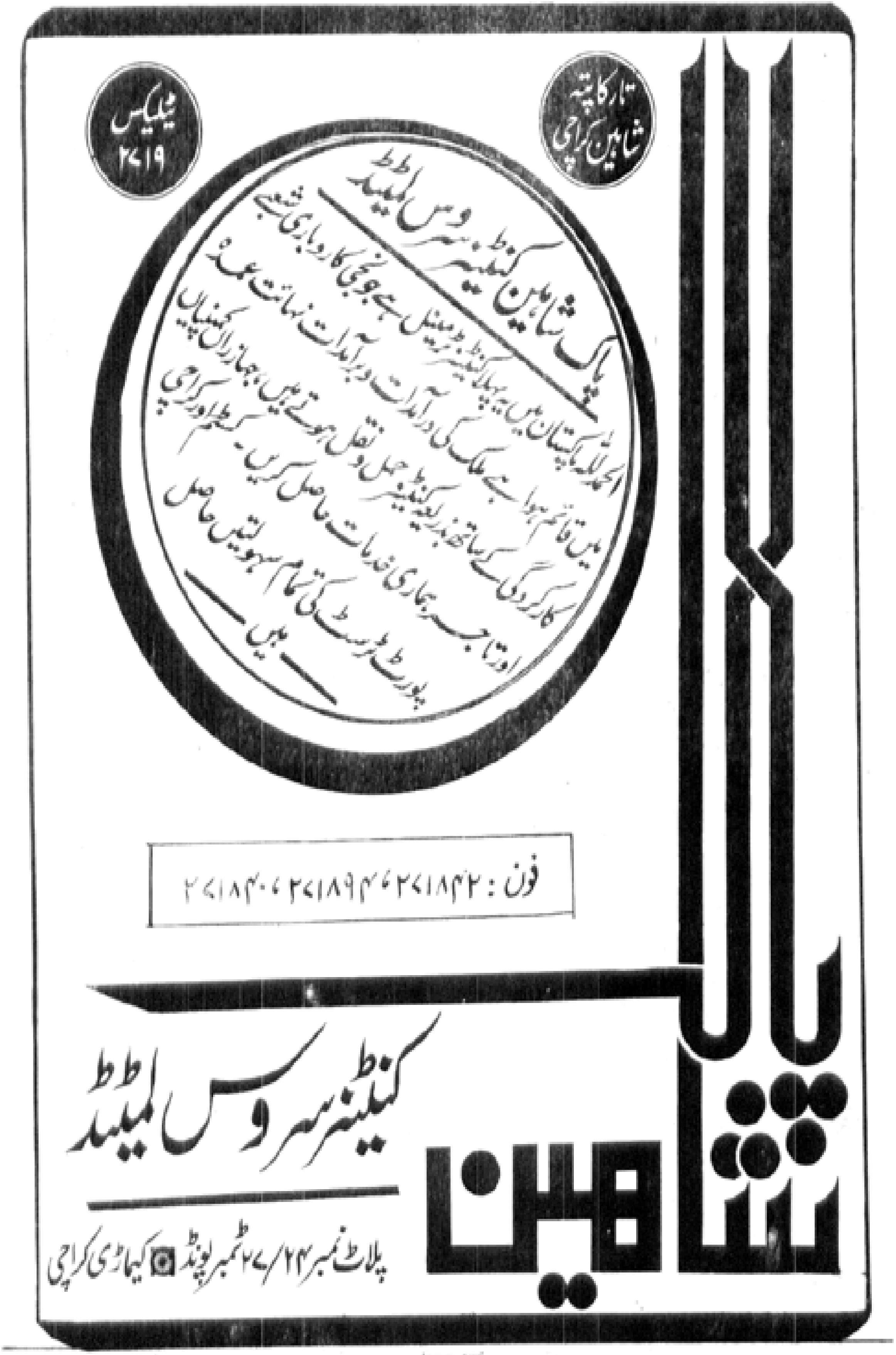
تار کا پتہ
شاہین کراچی
ٹیلیکس
۲۷۱۹
پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ
الحمدللہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے
میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ
کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں، جہاز راں کمپنیاں
اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی
پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں
فون: ۲۷۱۸۴۲، ۲۷۱۸۹۴، ۲۷۱۸۴۰
پاک
شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ
پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمدللہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام
علیٰ من لا نبی بعدہٗ

قادیانی دجل

قادیانی دجل و تلبیس کا ذرا اندازہ تو لگایئے کہ مملکت سعودیہ میں جہاں ان کا داخلہ شرعاً و قانوناً ممنوع ہے وہاں یہ لوگ پابندیوں کے باوجود پاکستان اور سعودی حکومت کو دھوکہ دے کر مسلمانوں کے بھیس میں داخل ہوتے ہیں پھر جب وہ دھر لیے جاتے ہیں تو یہاں آکر سعودی قانون کا مذاق اڑاتے ہیں۔

قادیانی اخبار "لاہور" ۱۸ فروری ۱۹۸۴ء میں سعودی عرب سے نکالے گئے سرگودھا کے ایک قادیانی مبارک احمد طاہر کا زہریلا خط چھپا ہے ان کو یہ شکایت ہے کہ سعودی عرب میں "پاکستانی علماء کی سازش پر ملازمت سے فارغ کیا گیا اس کے بعد پولیس کی نگرانی میں پاکستان واپس بھیج دیا گیا"۔ موصوف نے سعودی ارباب اختیار سے یہ پوچھنے کی بھی جسارت کی تھی کہ سعودیہ میں فلپائنی، کورین، عیسائی، ہندو باشندے موجود ہیں کیا انہوں نے آپکا "اسلام" قبول کرلیا ہے"؟

اس قادیانی سے کوئی یہ پوچھے کہ اگر انہیں اپنی عزت اتنی ہی پیاری تھی تو اتنا بڑا فراڈ کرنے اور دونوں حکومتوں کو دھوکہ دے کر وہاں جانے کی ضرورت کیا تھی؟ یہ تو اچھا ہوا کہ وہ خیر سے واپس آگئے اور ہماری حکومت نے بھی نرمی کا برتاؤ کیا ورنہ ایک عدد فراڈ کا مقدمہ ضرور بن سکتا ہے۔ ہمارے خیال میں موصوف کو تحقیق کی غرض سے اب بھی حکومت کو طلب کرنا چاہئے اور ان سے پوچھنا چاہیے کہ انہوں نے مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ (جوکہ سعودیہ کے ویزا حاصل کرنے کے لیے لازمی شرط ہے) کس طرح جعلی بنوایا؟ اور وہاں جانے کے لیے کون سے افراد اور ادارے نے ان کی مدد کی؟ اور سب سے اہم سوال یہ ہے کہ اپنے ناپاک وجود سے اس پاک سرزمین کے تقدس کو کیوں پامال کیا؟۔

قادیانیوں کا یہ کہنا کہ سعودی عرب میں اور بھی غیرمسلم باشندے ملازمت کے سلسلے میں مقیم ہیں۔ تو انہیں کیوں اجازت نہیں؟ یہ تو بے سروپا باتیں ہیں۔ کیونکہ کورین، فلپائنی، عیسائی اور ہندو باشندوں سے نقصان پہنچنے کا خطرہ نہیں جتنا قادیانیوں سے ہے۔ یہ غیرمسلم باشندے نہ اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہیں نہ حرمین شریفین کا رُخ کرتے ہیں اور نہ وہ سازشیں کرتے ہیں بلکہ انہیں صرف اپنی ملازمت سے واسطہ ہے۔ جب کہ قادیانی گروہ ملت اسلامیہ کا دشمن اور صیہونی ایجنٹ ہیں اور وہاں رہ کر مسلمانوں کے بھیس میں اپنا دجل و فریب پھیلاتے ہیں اور اپنے جھوٹے اور باطل مذہب کی خفیہ تبلیغ کرتے ہیں۔ لہٰذا ان قادیانیوں پر ہرگز اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

ہمارا حکومت پاکستان سے مطالبہ ہے کہ جو قادیانی بھی دھوکہ دے کر وہاں جا چکے ہیں انہیں واپس بلایا جائے اور یہاں آنے پر انہیں گرفتار کرکے کڑی سزا دی جائے تاکہ آئندہ انہیں وہاں جانے کی جرأت نہ ہوسکے۔

محکمہ لائیوسٹاک میں قادیانیوں کی لوٹ مار

صدر پاکستان کے نام کھلا خط

مسلمانوں کا دیرینہ مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو ملک کی کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے۔ قومی اسمبلی ۷۴ء کے فیصلے کے بعد بھی قادیانی مختلف محکموں میں کلیدی اسامیوں پر براجمان ہیں بلکہ پہلے سے زیادہ سیٹوں پران کا قبضہ ہے۔ یہ کھلا خط ہمیں بذریعہ مولانا اجمل قادری صاحب موصول ہوا ہے اس میں صرف ایک محکمے میں قادیانی دھاندلیوں کا پردہ چاک کیا جارہا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ تمام محکموں کا حال اس سے بھی بدتر ہے۔ (ادارہ)

محترم المقام جناب جنرل محمد ضیاءالحق صاحب
صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان۔

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

۱۔ مملکت اسلامیہ پاکستان میں آپ جس خلوص اور لگن سے اسلامی نظام کے احیاء اور اسلامی اقدار کی بحالی کے لئے کوششیں کر رہے ہیں۔ وہ قابل صد تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت نصیب فرمائے (آمین)۔

عرض یہ ہے کہ

۲۔ مرزائی (قادیانی) جو آئین پاکستان کی رُو سے خارج از سلام ہیں۔ مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو نقصان پہنچانے کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ اس دعوے سے آپ بھی بخوبی آگاہ ہیں۔ اور بوقت ضرورت اس کے لئے ٹھوس دلائل اور شواہد بھی مہیا کئے جا سکتے ہیں۔

۳۔ آپ نے گذشتہ دنوں اپنی ایک تقریر میں قادیانیوں کے بارے میں جو کھل کر اظہار فرمایا وہ قابل صد تحسین ہے۔

۴۔ مرزائیوں کو اپنی تعداد کے مطابق ملک کی کلیدی آسامیوں پر رہنے کا حق تو ہے لیکن اکثر محکموں میں مرزائی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے مسلمانوں کے مفاد کے خلاف سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

۵۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی ہمیں مرزائیوں کی سازشوں کے بارے میں صحیح اطلاع فراہم کرے تو ہم ممنون ہوں گے۔

۶۔ محکمہ لائیوسٹاک ملک کا ایک اہم ادارہ ہے۔ یہاں مرزائی کلیدی اسامیوں پر فائز ہیں۔ اور خوب لوٹ مچا رکھی ہے ہم پوری دیانتداری سے اُن کے کوائف آپ کی خدمت عالیہ میں ارسال کر رہے ہیں تاکہ آپ خود انکوائری کروا کر حق کا ساتھ دیں۔

۷۔ مختلف محکموں سے ہمیں جو مصدقہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ہم آپ تک یہ اطلاعات ضرور پہنچاتے رہیں گے۔

اس خط کے ساتھ محکمہ لائیوسٹاک کی کلیدی اسامیوں پہ متعین مرزائیوں کی فہرست اور اُن کی سرگرمیاں لف ہیں۔

امید ہے آپ غور فرما کر کارروائی فرمائیں گے۔ تاکہ اُمتِ مسلمہ کے جذبات کو تسکین مل سکے۔

احقر محمد اجمل قادری عفی اللہ عنہ
برائے
حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہٗ
امیر انجمن خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور

بخدمت جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب صدر پاکستان

جناب عالی!

گذارش ہے کہ میں محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈیویلپمنٹ پنجاب کی دھاندلیوں پر کئی بار حکام بالا کی توجہ مبذول کروا چکا ہوں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ محکمہ لائیوسٹاک کے سیکرٹری اور دیگر حکام نے جان بوجھ کر میری گذارشات پہ توجہ نہ دی بلکہ جس جس چیز کی میں نے نشاندہی کی اس کو دبانا یا غیر قانونی چیز کو قانونی بنانے میں مصروف ہوگئے۔ حتیٰ کہ بے حد خطرناک نوعیت کے کیسز کا بھی یہی انجام ہوا۔

جو نہ نشاندہی ہی کرتا تھا اور ان کمزوریوں کی قیمت سیکرٹری اور ڈپٹی سیکرٹری اور سیکشن انیسر وصول کرتے رہتے ہیں ۔ مثال کے طور پر میں نے ستر ایسے سترہ گریڈ کے ملازمین کی فہرست محکمہ ہذا کو توسط گورنر پنجاب ارسال کی تھی جنہوں نے ملازمت میں ہوتے ہوئے ایم۔ایس۔ سی میں داخلہ لیا اور دو سال ملازمت بھی کرتے رہے اور کالج میں ایم ۔ایس ۔ سی میں بھی اس دوران ان ملازمین نے گورنمنٹ کے خزانے سے پوری تنخواہ وصول کی ۔ اور لاہور ڈیٹرنری سائنس کالج سے ایم ۔ایس ۔ سی کی ڈگری حاصل کی ۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان ستر ملازمین میں ایسے ملازم بھی موجود ہیں جو لاہور میں ایم ۔ایس ۔ سی کلاس میں داخلہ لئے ہوئے تھے اور ملتان میں کسی دوسرے سنٹروں میں نوکری کر رہے تھے ۔ محکمہ لائیو سٹاک نے اس سلسلے میں جو کارکردگی دکھائی ہے وہ بھی قابل ستائش ہے چونکہ اس کارروائی کے تحت ان ستر کے ستر ملازمین کو نہ کہ ایم ۔ ایس ۔سی کی ڈگری وصول کرنے کی اجازت دے دی ہے بلکہ انہوں نے اس عرصہ میں جو تنخواہیں وصول کی ہیں ۔ اور ڈیوٹی سے غیر حاضری کی ہے اس کو ایک قلم یہ کہہ کر معاف کر دو کہ یہ سب ملازمین اب دو سال کی پچھلی چھٹیاں کٹوا دیں اور جن ملازمین کے پاس دو ماہ کی چھٹی بھی نہ ہو چونکہ ان کی سروس بہت کم ہے کو تسلی دی گئی کہ وہ آئندہ دو سال کی جب بھی ان کی چھٹیاں اکٹھی ہوں اس کے عوض کٹوا دیں یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ محکمہ لائیو سٹاک بڑے عہدے والا جنہوں نے یہ فیصلے کئے ہیں ۔کیا یہ گورنمنٹ ملازمین پر لاگو قانون ہے 'ناواقف ہیں' ایسا نہیں ہے بلکہ انہوں نے یہ طریقہ خاص' رقمیں وصول کرنے کے لئے اپنایا یہ قسم طریقہ بھی کیا کم ہے کہ ایک ملازم پر ایم ۔ ایس ۔ سی ناجائز طریقے سے کرنیکا...

لیکن اسے ڈاکٹر عرفان زاہد پبلک سروس کمیشن سے سلیکٹ کروا کر ایک بہت اہم ضلع یعنی راولپنڈی کا اسسٹنٹ ڈائریکٹر لائیوسٹاک کا تعینات کر دیا گیا ہے ۔ اس کے ساتھ یہ امتیازی سلوک سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب کے ایماء پر ہو رہا ہے چونکہ یہ صاحب قادیانی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اور سیکرٹری لائیوسٹاک اپنے محکمے میں قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں پر تعینات کر رہے ہیں ۔ چونکہ ایسے کرنے سے ان کو قادیانی فرقے کی طرف سے پوری امداد فراہم ہو رہی ہے ۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ سیکرٹری لائیو سٹاک محکمہ کے ان تمام حکام پر سختی کر رہے ہیں ۔ جو محکمہ کی دوائیاں خریدنے کی کمیٹی کے ممبر ہیں ۔ یا اس کمیٹی سے ان کا سرکاری طور پر کوئی رابطہ ہے یہاں بھی قادیانی فرقہ سرگرم عمل ہے ۔ چونکہ دوائیوں کی کمپنی بار BAYAR نام سے کام کر رہی ہے کہ پاکستان میں سول ایجنٹ مسٹر اطہر منصور ہیں ۔ یہ شخص بہت ہی متعصب قسم کا قادیانی ہے اور اپنے فرقے کی خدمت دوائیوں پر دس فیصد سیکرٹری لائیو سٹاک کو کمیشن دے کر کر رہا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ سیکرٹری لائیوسٹاک کی خواہش کہ وہ تمام ادویات جس کے لئے گورنمنٹ نے محکمے کو تقریباً ایک کروڑ روپیہ فراہم کیا ہوا ہے مسٹر اطہر منصور کے ذریعے خریدی جائیں تاکہ سیکرٹری لائیو سٹاک کو پچھلے تین سالوں کی طرح اس سال بھی کم از کم دس لاکھ روپیہ کمیشن مل جائے یہی وجہ ہے کہ اطہر منصور کا حریف سیکرٹری لائیو سٹاک کے لئے امام ہے اور ہر وہ کام جو اطہر منصور چاہتا ہے کرنے پر مقرر رہتے ہیں ۔ جس کی زندہ جاوید مثالیں مندرجہ ذیل میں درج کر رہا ہوں ۔

(۱) چوہدری نصیر ایک کٹر قادیانی ہے محکمے میں جونیئر ترین اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہیں ۔ لیکن قادیانی ہونے کی وجہ سے انہیں DEPU TAHIR پر چڑیا گھر لاہور کا ڈائریکٹر بنا دیا ہے ۔ جہاں اس نے لوٹ مچائی ہوئی ہے ۔ جانوروں کو ملک سے باہر جانیکے سرٹیفکیٹ بھی وہی جاری کرتا ہے جس کا وہ قانوناً مجاز نہیں ہے ۔ کہ وہ اس طریقے سے دو سو غلط طریقہ استعمال کر کے جانوروں کو بھوکا مار کر دولت اکٹھی کر رہا ہے ۔ جس کا رابطہ اطہر منصور سے ہر وقت قائم رہتا ہے اور سیکرٹری لائیو سٹاک اس کی چوربازاری سے کمائی ہوئی رقم سے حصہ پابندی سے پہنچتا ہے ۔

(۲) مسٹر ملک سلطان جو کہ کٹر قسم کا قادیانی ہے انتہائی قسم کا راشی ہے محکمے میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر لائیو سٹاک تھا ۔ لیکن چونکہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لاہور کی جگہ ایک پبلک سروس کمیشن سے سلیکٹر ۔ تعینات ہونا تھا ۔ اور مسٹر سلطان نے باہر پوسٹ ہونا تھا اس کو لاہور سے باہر جانے سے بچانے کیلئے ملزم سیکرٹری صاحب نے اطہر منصور کی مرضی سے اور ایک لقہ گراں قدر رقم لے کر نہ صرف اس کو باہر جانے سے روک لیا بلکہ اسے لاہور اور گوجرانوالہ ڈویژن

اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے اسکیل میں بی ڈپٹی ڈائریکٹر لاہور ڈویژن کی پوسٹ پر تعینات کر دیا ہے اب مسٹر سلطان مبارز سے ایک ضلع بھی نہ سنبھلتا تھا وہ سات ضلعوں کا مالک ہے کہ محکمہ لائیو سٹاک کے سیکرٹری اس امر کا جواب دیں گے کہ سلطان مبارز میں سوائے اس کے کہ وہ کٹر قادیانی ہے اسی لئے الطہر منصور کی سفارش سے (اور کون سی خوبی ہے) جو اسے ڈویژنل ہیڈ کی (کلیدی پوسٹ پر تعینات کیا ہے) اس لئے یہ ضروری ہے کہ سیکرٹری لائیو سٹاک کی بڑھتی ہوئی بے ضابطگیوں کا بھی نوٹس لیا جائے اور ان قادیانیوں کو کلیدی پوسٹ سے فوراً ہٹایا جائے تاکہ فیلڈ سے بے چینی ختم ہو۔

(۳) مسٹر ریاض محسن جنجوعہ بھی کٹر قادیانی ہے اور اپنی تنظیم میں عہدیدار بھی ہے۔ یہ ضلع قصور میں مصطفٰے آباد (للیانی) ویٹرنری ہسپتال کے انچارج تھے۔ رشوت لیتے ہوئے محکمہ انسداد رشوت ستانی نے چھاپہ مار کر رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا۔ ان پر اس سلسلے میں مقدمہ چل رہا ہے لیکن الطہر منصور کی مہربانی اسے قادیانی ہونے کے ناطے ات ایا۔ اتنی اچھی جگہ پوسٹ کروا دیا ہے جہاں سے لاہور کے الاؤنسز بھی دستیاب ہیں۔

میں اوپر کی گزارشات کی روشنی میں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ میری ان نشاندہی پر انکوائری کروا کر ان حالات کے ذمہ دار آفیسر کے خلاف سٹرکٹ ایکشن لیا جائے۔ چاہے وہ بریگیڈیئر اعجاز حسین سیکرٹری لائیو سٹاک ہی کیوں نہ ہو۔ یہ آپ کے علم میں لانا ضروری سمجھتا ہوں کہ بریگیڈیئر اعجاز حسین سیکرٹری لائیو سٹاک انتہا کا شرابی۔ زانی۔ راشی اور نا اہل سیکرٹری ہے اس کو اس سیٹ پر ۴ سال ۶ ماہ ہو چکے ہیں۔ جو میرے خیال میں اس محکمے کو تباہ کرنے کے لئے ضرورت سے زیادہ عرصہ ہے۔

بقیہ محبت رسول

نے فرمایا نہیں حضرت نے فرمایا کہ اس کے باوجود اللہ تعالٰے کہتے ہیں اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ سیدنا کا استعمال ہو سکتا ہے۔ ایک جگہ حدیث میں آ گیا کافی ہے۔ تذکرۃ الخلیل ص ۲۹۱

خوش ذائقہ
خوش رنگ
افریقہ کے مشہور باغیچوں کی
چائے
ہوٹلوں اور گھریلو استعمال کے لیے ہم سے خریدیں
کوہ نور ٹی کمپنی
۱۷۔ لی مارکیٹ کراچی فون ۲۲۹۷۳۸

کاروانِ ختم نبوۃ

مرزا طاہر کے بیان کی مذمت — جوہر آباد ختم نبوت کانفرنس

اسلم قریشی کے کیس میں مرزا طاہر کو شامل تفتیش کرنے کا مطالبہ

کنری

نمائندہ ختم نبوت محمد عثمان آزاد کنری سے لکھتے ہیں:

" آج بروز جمعہ ۱۰ فروری بخاری مسجد کنری میں (مولانا) محمد عاشق الٰہی مبلغ نے بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مرزا طاہر کے ۳ فروری جمعہ کے بیان پر سخت برہمی کا اظہار کیا اور کہا کہ قادیانیوں کے نزدیک شعائرُاللہ ان کے اپنے خود ساختہ نبی اور ظلی حج اور دوسری چیزیں ہیں جبکہ وہ اختلاف بھلانے کی بات کہہ کر مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے یہ بیان دے رہے ہیں حالانکہ جنوبی افریقہ کے مقدمہ میں یہودیوں کو وکیل مقرر کرکے اپنے یہودی نواز ہونے کے ثبوت دینے کے بعد کس منہ سے یہودیوں کو کمینی حرکت کا مرتکب کہہ سکتے ہیں اور جن کے نزدیک جہاد حرام ہو وہ دجل سے جہاد کا نام لے کر مسلمانوں کو مزید دھوکا دے رہے ہیں جب کہ ان کا گرو مرزا قادیانی جہاد کو حرام قرار دے چکا ہے مولانا نے اپنی تقریر کے دوران حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کو بھی خراج تحسین پیش کیا۔

جوہر آباد

جناب اخلاق احمد صاحب جوہر آباد سے لکھتے ہیں: مورخہ ۱۰ فروری بروز ہفتہ بعد نماز عشاء یہاں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس کی صدارت مخدوم ومکرم جناب مولانا حاکی محمد صاحب مدظلہ العالی نے کی، کانفرنس سے مولانا ضیاء القاسمی۔ مولانا اطہر حسن نعمانی۔ مولانا غلام ربانی جوہر آباد ودیگر اکابر علماء نے خطاب کیا۔ جوہر آباد کے مقامی علماء میں سے شیعہ امام مولانا نقی شاہ اور بریلوی عالم مولانا محمد علی عرف زنگیلا نے بھی خطاب کیا مقررین نے کہا کہ تمام مسلمان قادیانیت کے خلاف متحد ہیں اور متحد رہیں گے اور ان شاء اللہ قادیانیت کا ایک دن ضرور خاتمہ ہوگا۔

شجاع آباد

مجلس تحفظ ختم نبوت شجاع آباد کے اراکین کا ایک اجلاس زیر صدارت خلیل الرحمٰن خلیل منعقد ہوا جس میں حکومت کی طرف سے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مطالبات پر غور نہ کرنے اور ملک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں میں اضافہ پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس سے ایم ناصر شہزاد۔ محمد یونس، عبد اللطیف، محمد داؤد قریشی اور محمد سلیم بھٹی نے خطاب کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ عظمت صحابہ کرام رضہ کے خلاف ملک میں جس قدر مواد شائع ہے ضبط کیا جائے۔ کمیونزم سے متعلق لٹریچر کا پاکستان میں داخلہ ممنوع قرار دیا جائے۔ مولانا اسلم قریشی کو برآمد کیا جائے اور اس کیس میں مرزا طاہر کو شامل تفتیش کیا جائے۔ قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے انہیں اسلامی اصلاحات سے روکا جائے۔ ان کی پر پابندی عائد کی جائے۔ قادیانیوں کا لٹریچر ضبط کیا جائے۔ اور مرتد کی سزا، سزائے موت مقرر کی جائے۔ بعد ازاں خلیل الرحمٰن خلیل نے سیرتِ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر روشنی ڈالتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت اور مرزائیوں کی سازشوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور مولانا اسلم قریشی کے کیس میں مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کرنے پر زور دیا۔

مرزائیوں کی طرف سے

مولانا زاہد الراشدی کو قتل کی دھمکی

گوجرانوالہ

حافظ محمد ثاقب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رابطہ سیکرٹری اور جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی کو ایک خط کے ذریعہ دھمکی دی گئی ہے کہ اگر انہوں نے قادیانیوں کی مخالفت ترک نہ کی تو انہیں قتل کر دیا جائے گا یہ خط انہیں ۹ فروری کو ڈاک کے ذریعہ موصول ہوا ہے جس کے لفافے پر گوجرانوالہ پوسٹ آفس کی دو مہریں ثبت ہیں اور سادہ کاغذ پر یہ مضمون درج ہے۔

مرزا طاہر احمد زندہ باد — مرزا غلام احمد زندہ باد — مرزا ناصر احمد زندہ باد

مکرمی جناب زاہد الراشدی صاحب۔

سلام مسنون: مولوی زاہد صاحب، مولوی اسلم قریشی کا حشر تمہارے سامنے ہے اگر تم ہمارے راستے کی دیوار بنے تو یاد رکھو تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ اگر تم مرزا طاہر احمد کے ہاتھ پر بیعت کر لو تو تمہیں کسی چیز کی کمی نہیں رہے گی۔ اگر تم سترہ فروری کو سیالکوٹ گئے تو تمہیں بھی اسلم قریشی کے پاس پہنچا دیا جائے گا۔ تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے!

اس خط کے آخر میں انگریزی میں دستخط ہیں جو غالباً کسی محمد اشرف کے ہیں اور تاریخ ۸۴/۲/۷ درج ہے۔ مولانا زاہد الراشدی نے یہ خط انسپکٹر پولیس تھانہ کوتوالی گوجرانوالہ کی تحویل میں دے دیا ہے اور اس کے ساتھ اپنے تحریری بیان میں لکھا ہے کہ:

"میرا ایمان ہے کہ موت کا ایک وقت معین ہے اور موت و حیات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اس کی مرضی کے بغیر کوئی شخص میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا اور یہ بھی میرا ایمان ہے کہ قادیانی گروہ نہ صرف اسلام کا دشمن ہے بلکہ ملک اور قوم کا بھی غدار ہے اور اسلام اور پاکستان کے خلاف قادیانی سازشوں کا مقابلہ کرنا ایمان کا تقاضہ اور جہاد ہے اور اس مقدس جہاد میں اللہ تعالیٰ اگر جان کا نذرانہ قبول کر لیں تو یہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے تاہم پولیس کے ریکارڈ میں لانے اور قانونی تقاضوں کی تکمیل کے لیے یہ خط آپ کی تحویل میں دے رہا ہوں تاکہ آپ اس پر قانون کے مطابق مناسب کاروائی عمل میں لا سکیں"

مقابلہ مضمون نویسی

شجاع آباد۔ مجلس تحفظ ختم نبوت شجاع آباد۔ حسینؓ۔ معاویہؓ آرگنائزیشن پاکستان کی جانب سے ایک مضمون نویسی کا مقابلہ بعنوان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہو رہا ہے اس مقابلہ میں طلبہ، وکلاء، پروفیسرز اور دین اسلام سے لگاؤ رکھنے والے حضرات حصہ لے سکتے ہیں۔ مضمون کم از کم ۱۰ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے اول، دوم، اور سوم آنے والوں کو بہترین کتب انعام میں دی جائیں گی جو لوگ حصہ لینا چاہیں وہ ۱۵ مئی ۱۹۸۴ء تک خلیل الرحمٰن خلیل اندرون دہلی گیٹ شجاع آباد کے پتہ پر مضمون روانہ کریں

تحریر:- محمد عبدالستار واحدی

ابلیسی شطرنج کا ایک مہرہ

حارث بن عبدالرحمن

وہ مسجد میں پتھر پر انگلی مارتا تو وہ پتھر تسبیح پڑھنے لگتا

مجرم کی گرفتاری کے پروگرام کو نہایت خفیہ رکھا گیا تھا اور اس کی گرفتاری کے لئے جو فورس مقرر کی گئی تھی۔ اس کے کمانڈر نے نہایت سختی سے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ کسی طرح بھی مجرم یا اس کے ساتھیوں کو یہ خبر معلوم نہ ہو سکے کہ آج کی رات مجرم کے جرائم اور وارداتوں کی آخری رات ثابت ہو سکتی ہے مجرم کی سفاکی اور خطرناکی کے پیش نظر گرفتاری کے پروگرام پر عملدرآمد کے لئے پولیس کے انتہائی ہوشیار اور لائق سپاہیوں کو مقرر کیا گیا تھا۔ تاکہ وہ ہر قسم کی خطرناک صورت حال کا مقابلہ کر سکیں۔ اور ان سپاہیوں کا انتخاب خود بادشاہ وقت نے بنفس نفیس کیا تھا اور انہیں یہ ہدایت دی گئی تھی۔ کہ اپنے کمانڈر کے ہر حکم کی تعمیل کریں۔ اور تعمیل حکم میں اتنی مستعدی سے کام لیا جائے۔ کہ کمانڈر کے اشارۂ ابرو کو کافی سمجھا جائے اور اس کے ساتھ ہی بادشاہ نے اس علاقہ کے گورنر کو کہ جس میں مجرم چھپا ہوا تھا۔ ایک خاص فرمان کے ذریعے حکم بھیجا۔ کہ مجرم کو گرفتار کرنے کے لئے جو چھاپہ مار ٹیم روانہ کی جا رہی ہے اسے ہر قسم کی امداد فراہم کی جائے۔ اور جس طرح بھی ہو اس خطرناک مجرم کو گرفتار کر کے میرے سامنے پیش کیا جائے۔ گرفتاری کے لئے اس قدر اہتمام اس لئے کیا جا رہا تھا۔ کہ مجرم ایک دفعہ انتہائی ہوشیاری سے پراسرار طور پر گرفتاری سے بچ نکلا تھا۔ جونہی پولیس کے دستے نے چھاپہ مارا مجرم فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

تاہم اس دفعہ پولیس کمانڈر کے پاس مجرم کے بارے میں ہر قسم کی معلومات موجود تھیں۔ وہ اس کی کمین گاہ اور تمام خفیہ اڈوں سے بخوبی واقف تھا۔ اور وہ خود مجرم کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے کافی آگے بڑھ چکا تھا اور نہایت ہوشیاری سے مجرم کے با اعتماد لوگوں کی صف میں شامل ہو گیا تھا۔ اس لئے اس دفعہ کوئی خفیف سا امکان بھی ایسا نہیں چھوڑا گیا تھا۔ کہ جس سے مجرم راہ فرار اختیار کر سکتا۔ تاہم چھاپہ مار کارروائی کے لئے احتیاطاً رات کا وقت ہی تجویز کیا گیا۔ جیسے شام کا اندھیرا گہرا ہوا۔ پولیس کے مسلح نوجوانوں نے اپنے مورچے سنبھال کر مجرم اور اس کے گروہ کی حرکات و سکنات کی کڑی نگرانی شروع کر دی۔ اور جب مجرم اور اس کے گروہ کے تمام افراد اپنی اپنی کمین گاہ میں پہنچے تو پولیس نے ان پر دھاوا بول دیا اور آناً فاناً گروہ کے تمام افراد سمیت مجرم کو گرفتار کر لیا۔ گرفتاری کے بعد پولیس کمانڈر نے حکم دیا کہ مجرم کو زنجیروں میں جکڑ دیا جائے۔ چنانچہ فوراً مجرم کے گلے میں زنجیر ڈال کر دونوں ہاتھ گردن سے باندھ دیئے اور مجرم کو بادشاہ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے چلے مگر جب پولیس شہر سے باہر ایک درّے میں پہنچی تو مجرم نے قرآن پاک کی ایک آیت پڑھی۔ اس کے پڑھتے ہی اچانک

گلے اور ہاتھ کی زنجیریں ٹوٹ کر زمین پر جا پڑیں پولیس نے نہایت چابکدستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دوبارہ زنجیر گلے میں ڈالی اور ہاتھ بھی اسی طرح گردن کے ساتھ جکڑ دیئے۔ مگر کچھ دیر چلنے کے بعد گرفتار مجرم نے

گرفتاری کے لیے اس کے ہاتھوں
اور گلے میں ڈالی جانے والی زنجیریں
خودبخود ٹوٹ کر گرنے لگیں۔

دوبارہ کچھ پڑھا تو معاً زنجیر ٹوٹ کر زمین پر جا گری اور اس کی گردن اور ہاتھ آزاد ہو گئے۔ مگر سپاہی بھی ہار ماننے والے نہ تھے۔ اس حیرت انگیز واقعہ کے بعد بھی تیسری بار نہایت سختی سے مجرم کو زنجیروں سے جکڑا۔ اور بادشاہ کے حضور پیش کر دیا۔ بادشاہ نے مجرم سے چند سوال و جواب کے بعد ایک قوی ہیکل جلاد کو حکم دیا کہ اس کو نیزہ مار کر ختم کر دو۔ جلاد نے پوری قوت سے مجرم کو نیزہ مارا۔ مگر مجرم پر کچھ اثر نہ ہوا۔ نہ تو وہ اس سے زخمی ہوا۔ اور نہ ہی اس پر کسی قسم کی خراش آئی۔

ہم بچپن میں ایک کہانی سنا کرتے تھے۔ کہ ایک تیز دھار خنجر بلندی سے پھینکا جاتا۔ اور ایک شخص نیچے کھڑے ہوئے خنجر کو نوک کی طرف سے منہ میں پکڑ لیتا وہ اپنے اس کرتب میں اتنا ماہر اور مشہور ہوا کہ دور دور سے لوگ اس کے کرتب کو دیکھنے آتے۔ چنانچہ ایک دفعہ کسی نے پوچھا کہ تجھے یہ حیرت انگیز کرتب سکھانے والا کون ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ کوئی نہیں۔ میں نے اپنی مشق اور محنت سے یہ سیکھا ہے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا۔ کہ اس کے بعد جلد ہی اس نے اپنے کرتب کا مظاہرہ شروع کیا اور بلندی سے نیچے آتے ہوئے خنجر کو دانتوں سے پکڑنے کی کوشش کی۔ تو وہ ناکام رہا اور خنجر اس کے ہونٹوں اور ٹھوڑی کو چیرتا ہوا نیچے گر گیا۔ وہ شخص پشیمان ہوا اور کہنے لگا۔ افسوس کہ اگر میں نے کسی استاد سے یہ فن سیکھا ہوتا۔ تو آج ناکام نہ ہوتا۔ چنانچہ یہی حال حارث بن عبد الرحمٰن کا ہوا۔ حارث بن عبد الرحمٰن بن سعید متنبی (مدعی نبوت) دمشقی پہلے ابو جلاس عبدی قریشی کا غلام تھا۔ کسی بات پر ابوجلاس نے اسے آزاد کر دیا۔ آزادی ملنے کے بعد اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا خیال آیا۔ چنانچہ بعض اولیاء اللہ اور خدا رسیدہ بزرگوں کو دیکھا دیکھی رات دن اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہنے لگا۔ کچھ ہی عرصہ میں محنت و مشقت اور عبادت و ریاضت میں درجۂ کمال تک پہنچ گیا۔ کم کھاتا، کم سوتا اور کم بولتا اور برائے نام لباس پہنتا کہ جس سے ستر پوشی ہو جائے۔ مگر چونکہ وہ یہ ساری محنت اور کوشش کسی کی راہنمائی اور سرپرستی کے بغیر کر رہا تھا۔ اس لئے اس کے ساتھ وہی ہوا۔ جو بے پیروں کے ساتھ ہوا کرتا ہے اس غریب کو معلوم نہ تھا۔ کہ جو لوگ کسی رہبر کامل کی صحبت میں رہ کر منازل سلوک طے کرنے کے بجائے ازخود ریاضت کا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ شیطان ان کا رہنما بن جاتا ہے۔ اور اس وقت تک ان کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ جب تک کہ انہیں ضلالت و ہلاکت ابدی کے تحت الثریٰ تک نہ پہنچا دے۔

شیطان کا معمول ہے کہ وہ طرح طرح کی نورانی شکلیں اختیار کر کے بے مرشد ریاضت کشوں کے پاس آتا ہے۔ انہیں انواع و اقسام کے سبز باغ دکھاتا ہے۔ کسی سے کہتا ہے کہ تو ہی مہدی معہود ہے کسی کے کان میں یہ پھونک دیتا ہے کہ آنے والا مسیح تو ہی ہے۔ تو کسی کو حلال و حرام کی پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیتا ہے۔ کسی کو اپنی طرف سے "نبوت و رسالت" کا منصب بخش دیتا ہے۔ لیکن حرمان نصیبی اور حق فراموشی کا کمال دیکھو کہ عابد اس نورانی شکل کو شیطان نہیں سمجھتا۔ بلکہ اپنی حماقت سے یہ یقین کر لیتا ہے۔ کہ خود خداوند قدوس نے اسے اپنا جمال مبارک دکھایا ہے۔ اسی نے ہمکلامی کا شرف

بخشا ہے اسی نے اسے مہدویت یا مسیحیت یا نبوت کے منصب جلیلہ پر فائز کیا ہے۔

وہ شخص جو سد رمق غذا پر اکتفا کرے۔ کم سوئے کم بولے، ہر وقت عبادت الٰہی یا پوجا پاٹ میں معروف رہے اور نفس کشی کا شیوہ اختیار کر کے اپنے اندر ملکوتی صفات پیدا کر لے۔ اس سے عادت مستمرہ کے خلاف ایسے محیر العقول افعال صادر ہوتے ہیں۔ جو دوسروں سے ظاہر نہیں ہو سکتے۔ ایسے لوگ اگر اہل اللہ میں سے ہوں تو ان کی خرق عادت کو کرامت کہتے ہیں۔ اور اگر اہل کفر اور اہل زیغ ہوں تو ایسا فعل استدراج کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ یہ تصرفات محض ریاضت اور اور نفس کشی کا ثمرہ ہیں۔ ان کو تعلق باللہ سے کوئی

جلاد نے اس کے جسم پر نیزے کا وار کیا
مگر اس حملے کا اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔

واسطہ نہیں۔ ہاں اگر کوئی بزرگ شریعت اور طریقت کا جامع ہو۔ اتباع سنت اور اقتدائے سلف وصالح کے ساتھ ریاضت اور نفس کشی کا مسلک اختیار کرے تو یہ چیز البتہ قرب خداوندی میں نہایت درجہ مؤثر ہے چونکہ حارث نے سخت زاہدانہ اور متقشفانہ زندگی اختیار کر رکھی تھی اور دائم العبادات اور معمور الاوقات تھا۔ اس سے بھی ماوراءُ العقل افعال صادر ہوتے تھے۔ چنانچہ مسجد میں ایک پتھر پر انگلی مارتا تو وہ تسبیح پڑھنے لگتا موسم گرما میں لوگوں کو سرما کے پھل اور میوے کھلاتا اور سردیوں میں گرمیوں کے موسم کے پھل پیش کرتا۔ اور کہتا کہ آؤ میں تمہیں موضع دمشق کے موضع دیر مران سے فرشتے نکلتے دکھاؤں۔ چنانچہ حاضرین محسوس کرتے کہ نہایت حسین وجمیل فرشتے بصورت انسان گھوڑوں پر سوار جا رہے ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ جب مرزا غلام احمد جیسے شخص کو پیروؤں کی ایک بڑی جماعت مل گئی جس کی ذات میں نہ کوئی علمی اور عملی خوبی تھی۔ نہ کوئی دوسرا امتیازی وصف ہی پایا جاتا تھا۔ تو پھر عوام کالانعام حارث جیسے شخص کی عقیدت اور پیروی سے کیوں کر پیچھے رہ سکتے تھے جس کے خوارق و کرامات کی جلوہ نمائیاں عوام کو خیرہ چشم کر رہی تھیں۔ چنانچہ بہت سے لوگ اس کے دام میں پھنس کر اپنا دین و ایمان برباد کر بیٹھے۔

جب حارث کے کمالات دور دور تک پھیلے تو دمشق کے ایک رئیس قاسم بن بخیرہ اس کے پاس آئے اور حارث سے دریافت کیا کہ تم کس بات کے مدعی ہو کہنے لگا "میں نبی اللہ ہوں" قاسم نے اس سے کہا۔ اے عدو اللہ! تو جھوٹا ہے حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ قطعاً بند ہو چکا ہے۔ ان دنوں عبد الملک بن مروان خلافت اسلامیہ کے تخت پر جلوہ افروز تھا۔ قاسم نے جا کر خلیفہ سے ملاقات کی اور حارث کی فتنہ انگیزیوں اور دعویٰ نبوت کے بارے میں خلیفہ کو مطلع کیا۔ چنانچہ عبد الملک بن مروان نے حکم دیا کہ حارث کو گرفتار کر کے فوراً میرے سامنے پیش کیا جائے۔ اس حکم کا حارث کو بروقت پتہ چل گیا اور جب پولیس اس کی گرفتاری کے لئے اس کے مکان پر پہنچی تو وہاں سے فرار ہو چکا تھا۔

حارث دمشق سے بھاگ کر بیت المقدس پہنچا اور نہایت راز داری کے ساتھ اپنی فتنہ انگیزیوں میں مصروف رہا۔ یہاں اس کے مرید ایسے لوگوں کی تلاش میں ہوتے تھے جو باخدا لوگوں کی ملاقات کے متمنی ہوں۔ انہیں جہاں کہیں ایسا آدمی ملتا اسے حارث کے پاس لے جاتے ایک مرتبہ بصری نو وارد کو اپنے ساتھ لے گئے۔ جب اس نے توحید الٰہی کے متعلق حارث کی نکتہ آفرینیاں سنیں تو اس کے حقائق اور معارف پر عش عش کر اٹھا۔ لیکن جب حارث نے بتایا۔ کہ میں نبی مبعوث ہوا ہوں تو کہنے لگا۔ کہ آپ کی ہر بات

پسندیدہ اور خوشگوار ہے لیکن آپ کے دعوائے نبوت کے ماننے میں مجھے تامل ہے۔ حارث نے کہا نہیں نہیں سوچو اور غور کرو۔ اس وقت تو بصری، حارث کا دعویٰ نبوت مانے بغیر وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔ لیکن دوسرے دن پھر آیا اور کہنے لگا۔ کہ آپ کا کلام نہایت مرغوب ہے۔ اور آپ کی باتیں خوب دلنشیں ہوتی ہیں۔ میں آپ پر اور آپ کے دین مستقیم پر ایمان لاتا ہوں۔ اس طرح بصری بظاہر حارث کی جماعت میں شامل ہوگیا۔ اور رات دن وہیں رہنے لگا۔ یہاں تک کہ حارث کے مخصوص مریدوں میں شمار کیا جانے لگا۔

جب بصری نے حارث کے تمام حالات معلوم کر لئے تو ایک دن کہنے لگا۔ یا نبی اللہ! میں بصرہ کا رہنے والا ہوں اتفاق سے بیت المقدس آیا۔ اور ایمان کی دولت حاصل ہوئی۔ اب میں چاہتا ہوں کہ بصرہ واپس جاکر لوگوں کو آپ کی نبوت کی دعوت دوں۔ حارث نے کہا "ہاں ضرور! تم اپنے وطن میں رہ کر اس خدمت کو سرانجام دو؟

چنانچہ وہ بصری سیدھا خلیفہ عبد الملک بن مروان

مرزا غلام احمد میں نہ کوئی علمی اور عملی خوبی تھی اور نہ ہی کوئی دوسرا امتیازی وصف پایا جاتا تھا۔

کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور حارث کی شرانگیزیوں کا تمام حال خلیفہ کے گوش گذار کیا۔ چنانچہ خلیفہ نے فوراً سپاہیوں کا ایک دستہ اس بصری کی کمان میں دے دیا اور سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس کے ہر حکم کی تکمیل کریں۔ اور اس کے بعد اپنے بیت المقدس کے عامل کے نام بھی ایک فرمان لکھوایا۔ جس میں بصری کو سب سرورت ہر قسم کی امداد بہم پہنچانے کی تاکید کی۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والا یہ بدبخت اور برابری کا دعویٰ کرنے والا یہ ملعون، حارث مجرم کی حیثیت سے خلیفہ عبد الملک کے سامنے زنجیروں میں جکڑا کھڑا ہے۔ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بصری غلام نے نہایت چابکدستی سے اس کو اور اس کے ساتھیوں کو یوں جا دبوچا۔ جیسے شہباز اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔ چنانچہ عبد الملک نے حارث سے پوچھا۔ کیا واقعی تم نبوت کا دعویٰ کرتے ہو؟ حارث نے کہا "ہاں" لیکن یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ جو کچھ کہتا ہوں وحی الٰہی کے بموجب کہتا ہوں۔ یہ سننا تھا کہ خلیفہ عبد الملک کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اور اس کی قوت برداشت جواب دے گئی۔ اس نے غیظ وغضب کے عالم میں ایک جلاد کو حکم دیا۔ کہ نیزہ مار کر اس کے ناپاک وجود سے زمین کو پاک کر دو۔

چنانچہ جلاد نے حارث کذاب پر نیزے سے حملہ کیا مگر اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ اس پر حارث کے مریدوں نے کہنا شروع کیا کہ انبیاء اللہ کے جسم پر ہتھیار اثر نہیں کرتے۔ یہ واقعہ سنہ ٦٩ھ کا ہے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حارث نے لوگوں کو جو سوار دکھائے تھے وہ ملائکۃ اللہ نہیں بلکہ جنات تھے۔ اور جب اسے سپاہی گرفتار کر کے لا رہے تھے۔ اور اس کی ہتھکڑیاں خود بخود زمین پر گر گئیں تھیں۔ وہ بھی اس کے کسی شیطان دوست نے اتاری تھیں۔

اسی طرح نیزے کے وار کا خالی جانا بھی ایک شعبدہ تھا اور چونکہ وہ زمانہ حقیقت پسندی کا زمانہ تھا۔ آج کی طرح نہیں کہ ہر آدمی شعبدہ بازوں اور اداکاروں کا پرستار بنا ہوا ہے۔ اور حقیقت اور اصلیت کی جستجو کی کسی کو فرصت نہیں۔ خلیفہ وقت نے جب دیکھا کہ نیزے

کا وار اثر انداز نہیں ہوا۔ اور حارث کے مزید اس بات کو حارث کی صداقت پر دلیل بنا رہے ہیں تو خلیفہ فوراً حقیقت کی تہ تک پہنچ گیا وہ حقیقت کیا تھی۔ کہ ہر بات اللہ کے حکم سے ہوتی ہے۔ چنانچہ عبد الملک نے محافظ کو یاد دلایا کہ شاید تو نے بسم اللہ پڑھ کر حارث پر وار نہیں کیا۔ اور حکم دیا کہ اب بسم اللہ پڑھ کر اس کذاب پر بھرپور وار کرو! چنانچہ محافظ نے رب ذو الجلال کا نام لے کر ایک زبردست وار کیا۔ جس سے کذاب مجرم خاک و خون میں لوٹ کر تھوڑی ہی دیر میں اپنے انجام بد کو پہنچا اور واصل بجہنم ہو گیا۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

ملاحظہ ہوں: الفرقان بین الاولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان دائرۃ المعارف، الدعاۃ، انمرۃ تلبیس

بقیہ:- آپ کے مسائل کا جواب

سے پہلی نماز کی کیا کریں۔

محبت بس ایک اللہ سے

سائل: نثار حسین راولپنڈی

س ایک لڑکا میرا دوست ہے جس کو میں دل سے پیار کرتا ہوں اور اس کے بغیر ایک منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اب وہ کسی وجہ سے ناراض ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھ سے راضی ہو جائے۔

ج۔ "عشق با مردہ نباشد پائیدار
عشق را با حیّ و با قیوم دار

ایک لڑکے سے ایسی محبت بالکل لغو اور لایعنی ہے محبت تو بس ایک اللہ سے ہونی چاہیے باقی جس سے ہو اسی کے واسطے سے ہو۔

کم خرچ
بالانشین
دلکشا ہوٹل
ایوان تجارت روڈ۔ بولٹن مارکیٹ کراچی
صاف ستھرے ماحول اور ضروری آسائشوں کے ساتھ
تیس سال سے آپکی خدمت کر رہا ہے

قسط ۱

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مولانا خلیل احمد مدنی رح

تحریر: مولانا محمد اقبال صاحب رنگونی مانچسٹر

مولانا خلیل احمد صاحب رح مدنی اور بارگاہ خاتم الانبیاء والمرسلین

شیخ المحدثین قدوۃ الاولیاء والمتقین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارن پوری ثم المدنی کی ذات گرامی برصغیر ہند و پاک اور بیرون برصغیر کے علماء، فقہاء، صلحاء اور مشائخ کے لئے محتاج تعارف نہیں ہے۔ آپ اپنی مؤقر تصنیف بذل المجہود شرح ابو داؤد (عربی) کی محدثانہ اہمیت اور جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور جیسی عظیم دینی درسگاہ کے صدر محترم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ محمد زکریا صاحب کاندھلوی ثم المدنی رح کے پیر و مرشد ہونے کی حیثیت سے دنیاءِ علم واسلام موصوف الصدر کی جلیل القدر شخصیت سے واقف ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رض سے ملتا ہے۔ عمر کے پانچویں سال آپ کے نانا حضرت مولانا مملوک علی صاحب رح نے بنفس نفیس آپ کو بسم اللہ شریف پڑھا کر قاعدہ شروع کرا دیا۔ اور آہستہ آہستہ آپ دینی علوم کے زینے پر ترقی کرتے رہے۔ کہ دار العلوم کے قیام کی خبر سنی آپ کا شوق علم دین جوش میں آگیا۔ اور والدین سے اجازت لے کر دیوبند تشریف لائے اور درس میں شریک ہو گئے پھر چھ ماہ کے بعد مظاہر العلوم سہارنپور کا قیام عمل میں آیا۔ آپ اپنے ماموں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی کی اجازت سے مظاہر العلوم سہارنپور تشریف لے آئے۔ اور یہیں سے آپ دنیاء علم وعرفان آفتاب و ماہتاب بن کر اٹھے اور علم حدیث کے نور سے دنیاء اسلام کو منور کر دیا۔

اس کے باوجود کہ آپ علوم دینیہ کی تکمیل فرما چکے تھے مگر آپ کی فطرت سلیم اس معرفت الٰہیہ کی جستجو میں تھی۔ جو قال کو حال اور علم کو سراپا عمل بنا دیتی ہے۔

قال را بگذار مرد حال شو ۔ پیش مرد کاملے پامال شو (مولانا رومؒ)

چنانچہ اس مقصود کے حصول کے لئے آپ کی نظر انتخاب اپنے وقت کے قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ پر پڑی۔ اور آپ آستانہ رشیدیہ پر حاضر ہو کر بیعت ہوئے۔ چنانچہ اس کے بعد آپ اوقات درس تدریس کے علاوہ ذکر و اوراد اور اپنے مالک و خالق کے ساتھ اکثر راز و نیاز میں مشغول رہا کرتے اللہ تعالےٰ بہتر جانتے ہیں کہ آپ نے راہِ سلوک کو کس تربیت سے طے فرمایا۔ بس ایک حالت تھی جو آپ پر گذر رہی تھی۔ حتیٰ کہ جب آپ دوسرے حج کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ اور آپنے اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رح سے ملاقات فرمائی اس مبارک سفر میں آپ کو حضرت حاجی صاحب رح نے خلافت و اجازت مرحمت فرمائی اور محرم الحرام (۱۲۹۷ھ) میں خلافت نامہ اپنی مہر کے ساتھ مزین فرما کر عطا فرمایا۔ اور کمال مسرت کے ساتھ۔ اپنی دستار مبارک اتار کر آپ کے سر پہ رکھدی۔ آپ نے واپس آکر یہ دونوں عطیے حضرت قطب الارشادؒ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ حضرت امام ربانی نے فرمایا کہ مبارک ہو یہ تو اعلیٰ حضرتؒ کا عطیہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے بھی خلافت نامہ پہ دستخط فرما کر دستار کے ساتھ آپ کو خود عنایت فرمایا۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

آپ کو احادیث کریمہ کے ساتھ جس قدر لگاؤ قلبی تھا اس

کا اندازہ کرنا مشکل ہے حتیٰ کہ آپ کی عمر شریف کے آخری ایام جبکہ گزارے وہ بھی احادیث کریمہ پڑھنے پڑھانے میں صرف ہوئے۔ انتقال سے ۵ روز قبل بھی آپ نے علماء مدینہ کے اصرار پر ابوداؤد شریف پڑھانا شروع کی۔ اسی لگاؤ اور تعلق سے آپ نے بذل المجہود تالیف کی۔ جس پر عرب وعجم مصر و شام کے علماء ومحدثین نے خراج عقیدت پیش کی ہے۔ اس کے علاوہ بھی بعض تصنیفات کسی خاص واقعات سے متاثر ہوکر تحریر فرمائی ہیں مثلاً؛ ہدایات الرشید الیٰ افحام العنید (ردّ روافض) براہین قاطعہ (ردّ بدعت) مطرقۃ الکرامۃ علی مرأۃ الامامۃ (رد روافض) المہند علی المفند (ردّ بدعت) تنشیط الاذان فی تحقیق محل الاذان، اتمام النعم بتبویب الحکم مترجم (تصوف) آپ کی ان مذکورہ تصانیف میں سے چند نصائح و واقعات پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔ جس سے اندازہ ہوگا کہ آپ کو خاتم الانبیاء والمرسلین کے کس قدر عقیدت والفت اور محبت تھی۔ مزید تفصیل کے لئے تذکرۃ الخلیل، اخوان خلیل، حیات خلیل، تاریخ مشائخ چشت کا مطالعہ فرمائیے۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

"میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا و مولانا حبیبنا وشفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے قرب و منزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ سردار ہیں جملہ انبیاء و رسل کے اور سارے برگزیدہ انبیاء و رسل کے خاتم ہیں۔ جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے۔ اور یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ یہی دین و ایمان ہے۔ اس کی تصریح ہمارے مشائخ بہترین تصانیف کر چکے ہیں" (المہند صفحہ ۳۸)

دیکھیے حضرت رہ کس تصریح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے افضل فرما رہے ہیں اس کے باوجود یہ پراپیگنڈہ کرنا کہ علماء دیوبند کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوئی فضیلت نہیں رکھتے۔ کس قدر جھوٹ اور بہتان ہے۔

علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم

"اس امر کے ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوقات سے زیادہ علوم دیئے گئے جن کو ذات و صفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ وحکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ اور اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے۔ کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا، نہ مقرب فرشتہ نہ اور نبی و رسول (علیہم السلام) بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اولین و آخرین کا علم اللہ تعالیٰ پہنچاتے رہے ہیں۔ اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔ اس لئے جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہم السلام سے اعلم ہے۔ وہ کافر و مرتد اور ملعون ہے۔ اور ہمارے مشائخ اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔" (المہند صفحہ ۳۲)

علماء دیوبند پر ایک الزام یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علم کے قائل نہیں مگر حضرت کی مندرجہ بالا عبارت کے پیش نظر ان کو چاہیئے کہ اپنا الزام واپس لے لیں۔ حضرت مولانا بدر عالم رہ صاحب نے بھی ترجمان السنہ میں علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سرخی فرما کر اس بات کی مزید وضاحت کر دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ علم عطا فرمایا گیا ہے۔

ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

"وہ جملہ حالات جن کو آنحضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا سا بھی تعلق ہے۔ ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ ترین درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو۔ یا آپ کے بول و براز، نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو۔ جیسا کہ میرے رسالہ براہین قاطعہ میں

متعدد جگہ بصراحت مذکور ہے"۔ (المہند ص۳۵)

"مجھ کو تو مدت العمر اس کا وسوسہ بھی نہیں ہوا کہ شیطان تو کیا کوئی ولی اور فرشتہ بھی آپ کے علوم عالیہ کی برابری کر سکے۔ چہ جائے کہ علم میں زیادہ ہو"! (فتاویٰ دار العلوم دیوبند جلد ۲ ص ۲۸)

علماء دیوبند پر ایک الزام یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے قائل نہیں۔ قارئین کرام حضرت رح کی اس عبارت کو مکرر پڑھیں اور بتلائیں کہ کیا یہ الزام نہیں؟ حضرت رح تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بول و براز کے ذکر کو بھی نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ ترین درجہ کا مستحب قرار دیتے ہیں۔ اس کی مزید تفصیل حضرت تھانوی رح کے ذکر میں آئے گی!

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ ہے۔ کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین والمرسلین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں فرما دیا ہے۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور یہی ثابت بکثرت حدیثوں سے جو معناً حد تواتر تک پہنچ گئیں۔ اور نیز اجماع امت سے۔ جو اس کا منکر ہے۔ وہ ہمارے نزدیک کافر ہے"۔ (المہند ص۲۹)

علماء دیوبند رح کے عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت کی حاجت نہیں۔ دنیا اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ علماء دیوبند نے ختم نبوت میں کیا کیا خدمات سر انجام دی ہیں۔ ختم نبوت کے لٹیروں نے جب ان پڑھ مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی تو یہی علماء ہیں جنھوں نے ہر خطرے کے باوجود ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں ان علماء کی خدمات روز روشن کی طرح واضح ہیں۔

زیارت قبر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

"میرے اور میرے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین (روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گو شد رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجد نبوی اور دیگر مقامات و زیارت گاہ ہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے۔ پھر جب وہاں حاضر ہوگا تو مسجد نبوی کی بھی زیارت ہو جائے گی۔ اس صورت میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے...... وہ حصہ زمین جو خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ کو مس کئے ہوئے ہے۔ علی الاطلاق افضل ہے۔ یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے"!

(المہند ص۲۹)

اندازہ کیجئے جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو نہایت ثواب اور سبب حصول درجات قرار دے رہا ہو۔ اور خود بھی سات بار حاضری دے چکا ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک سے لگے ہوئے حصہ کو سب سے افضل بتلا رہا ہو۔ بھلا وہ شخص گستاخ ہو سکتا ہے؟

صلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

"ہمارے نزدیک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر و ثواب طاعت ہے۔ خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو۔ لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو جائے گا۔ کہ جس نے ایک بار مجھ پر درود پڑھا۔ حق تعالےٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا"۔ (المہند ص۳۲)

غور فرمادیں۔ حضرت مولانا درود شریف کی کثرت کی کس کس انداز میں ترغیب دے رہے ہیں۔ اور بتلا رہے

ہیں کہ افضل درود شریف پڑھیں تاکہ اس کا اجر بھی اکمل نصیب ہو۔ حضرت رح کے خلیفہ اجل حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی کی تصنیف فضائل درود شریف اس کا بیّن ثبوت ہے۔

قطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

"پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان امت پر دو طرح کے ہیں۔ ایک یعلمھم الکتاب کہ وہ راستہ بتاتے اور طریق نجات سکھاتے تھے۔ دوم یزکیھم کہ پاس بٹھا کر اپنے قلب سے ان کے قلوب میں ایک نور ڈالتے اور عمل کا ایک شوق جس کو دلچسپی کہنا چاہیئے پیدا کرتے تھے کہ عمل کے لئے محرک بن کر حاضر و غائب بحالت عسر و یسر ہر صورت میں بندۂ خدا اور مستقیم الاحوال بنائے رکھے۔ پس آپ عالم تھے۔ اور علم کو مورث اور عمل کو مورث حال بنانے کی خواہش مند تھے: (تذکرۃ الخلیل۔ ص۲)

حضرت رح کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک اس قدر لطیف و نفیس اور منور تھا۔ کہ آپ کے پاس بیٹھنے والوں کے قلب کو بھی آپ نورانیت سے بھر دیتے تھے۔

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت رح کی سوانح کے مرتب حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی فرماتے ہیں کہ:۔

"حضرت سہارنپوری رح حج سے فارغ ہو کر قافلہ کے مدینہ منورہ چلنے کا وقت آیا اور چار طرف سے یہ افواہ پھیلی کہ راستہ مامون نہیں ہے۔ اور جان و مال پر ہر قسم کا خطرہ ہے تو اعلیٰ حضرت صاحب حاجی امداد اللہ صاحب نے حضرت رح سے فرمایا کہ مولوی خلیل احمد صاحب کہو کیا ارادہ ہے۔ سنتا ہوں کہ مدینہ منورہ کا راستہ میں امن نہیں ہے۔ اور اس لئے حجاج بکثرت وطن واپس جا رہے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ حضرت میرا قصد تو مدینہ طیبہ (زادھا اللہ شرفاً) کا پختہ ہے۔ کہ موت کے لئے تو جو وقت مقرر مقدر ہو چکا ہے۔ وہ کہیں بھی نہیں ٹل سکتا اور اس راستے میں (یعنی مدینہ منورہ کے راستے میں) آ جائے تو زہے نصیب کہ مسلمان کو اور کیا چاہیئے (یعنی اس سے بڑی کوئی دولت نہیں کہ مدینہ منورہ کے راستہ میں موت آ جائے) اللہ کا فضل ہے کہ اس نے یہاں (مکہ) تک پہنچا دیا اب اگر ڈر سے مدینہ طیبہ کا سفر چھوڑ دوں تو مجھ سے زیادہ بدنصیب کون؟" (تذکرۃ الخلیل ص۱۱۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ سیدنا کا استعمال

مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک مرتبہ حضرت سہارنپوری روضہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حجاز کے قاضی القضاۃ امیر ابن بلیھد کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور سلطان عبد العزیز ان کے برابر۔ اس زمانہ میں جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام گرامی کے ساتھ سیدنا استعمال کرتا۔ اہل نجد اس کو مشرک کہتے (حضرت نے بھی اس کو سن لیا۔ آپ کیسے خاموش رہ سکتے تھے) آپ نے موقع غنیمت پا کر قاضی صاحب سے سوال کیا کہ آپ لفظ سیدنا کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ قاضی صاحب نے تھوڑی دیر سکوت فرمایا اور پھر کہا کہ حدیث میں کہیں نہیں آتا۔ حضرت نے جواباً ارشاد فرمایا کہ ہاں حدیث میں آتا ہے۔ قاضی صاحب ہمہ تن گوش ہو کر حیرت کے ساتھ پوچھا کہاں آیا ہے۔ آپ نے فرمایا حدیث میں ہے۔ انا سید ولد آدم ولا فخر۔ قاضی صاحب نے کہا کہ ہاں اس طرح تو آیا ہے مگر نام مبارک کے ساتھ کہیں نہیں آیا۔ حضرت نے جواباً فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کے ساتھ جو تعالیٰ لگاتے ہیں کہیں قرآن شریف میں آیا ہے۔ قاضی صاحب

باقی ص۲۵ پر

ترتیب :- منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل کا جواب

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی مدظلہ

غلط، غلط ہے خواہ کوئی کرے۔

ایس اے قریشی کراچی۔

س میں نے پڑھا ہے اور عالموں سے سنا ہے کہ ٹی وی دیکھنا گناہ ہے تو پھر یہ بڑے عالم فاضل مولانا حضرات وغیرہ ٹی وی پر کیوں درس دیتے ہیں اور قرآن و حدیث کی باتیں کرتے ہیں ایک طرف ٹی وی دیکھنا گناہ قرار دیتے ہیں دوسری طرف ٹی وی دیکھنے کی دعوت دیتے ہیں اب آپ بتائیں ٹی وی دیکھنے والا گناہ گار ہے یا ٹی وی پر آنیوالا۔

ج غلط کام کسی کے کرنے سے صحیح نہیں ہو جاتا۔ غلط غلط ہے خواہ کوئی کرے۔ ٹی وی پر آنے والے بھی گناہ میں ملوث ہیں اور دیکھنے والے بھی۔

س کیا پرویز لاہوری طلوع اسلام والے منکر احادیث ہیں یا نہیں بعض حضرات کہتے ہیں کہ وہ چند سال پہلے منکر احادیث تھا اس وقت نہیں۔

ج پرویز اب بھی منکر حدیث ہے اور اس کے بارے میں کفر کا فتویٰ شائع ہو چکا ہے۔

کفارے کا مسئلہ

محمد سلیم اکبر حیدر آباد

س میں نے آج سے تقریباً چار یا پانچ سال پہلے ایک قسم قرآن شریف پر ہاتھ رکھ کر کھائی تھی لیکن میں نے قسم کے دوسرے دن ہی وہ کام شروع کر دیا اور اس طرح آج تک وہ کام کر رہا ہوں۔ میں سخت پریشان ہوں آپ میری مدد فرمائیں میں بہت سخت پریشان ہوں۔

ج قسم توڑنے کا کفارہ ادا کیجئے یعنی دس محتاجوں کو دو وقت کا کھانا کھلانا اگر اس کی طاقت نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھنا اور جس گناہ میں آپ مبتلا ہیں اس کو چھوڑ دیجئے اور جتنی غلطیاں ہو چکی ہیں، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیجئے بس آپ پاک صاف ہو جائیں گے۔ اس کے بعد پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

روزے اور نمازوں کی قضا کا مسئلہ

س میری عمر اس وقت تقریباً ۲۸ سال ہے چار پانچ سال قبل میں نے کئی سالوں میں رمضان شریف کے فرض روزے نہ رکھے۔ بہرحال مجھے یہ یاد نہیں کہ ہر رمضان کے مہینہ میں میں نے کتنے روزے رکھے اور کتنے نہ رکھے اب میں ان کا کفارہ ادا کرنا چاہتا ہوں تو کتنی مدت تک روزے رکھوں۔

اسی طرح دس سال کی فرض نمازیں میں نے ادا نہیں کیں اب میں ان کی کس طرح قضا کروں!

ج جتنے روزے اندازے سے بنتے ہوں اتنے روزے رکھیں اور یہ نیت کیا کریں کہ سب سے پہلا روزہ جو اب میرے ذمے ہے اس کی قضا کرتا ہوں۔ نمازوں کا بھی یہی مسئلہ ہے ۱۳ سال کی عمر پوری ہونے سے لے کر اب تک جتنی نمازیں قضا ہوئیں ان کا تخمینہ لگا کر آہستہ آہستہ قضا کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ اطمینان ہو جائے کہ اب کوئی قضا نماز آپ کے ذمہ نہیں ہوگی۔ نیت یہاں بھی سب

باقی ص۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں

مولانا محمد اسلم قریشی کی گمشدگی کا معمہ

مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کی گمشدگی کو جسے مجلس کی طرف سے ایک غیر مسلم فرقے کے ہاتھوں اغواء پر مبنی الزام قرار دیا جاتا ہے۔ ایک سال کا عرصہ بیت چکا ہے۔ اس دوران مجلس تحفظ ختم نبوت اور ملک کے مختلف دینی اور سیاسی حلقوں کی طرف سے اس گمشدگی کے معمے کو حل کرنے کا حکومت سے مسلسل مطالبہ کیا جاتا رہا۔ اور حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں کچھ سرگرمی بھی دکھائی گئی۔ پولیس پارٹیاں ترتیب دی گئیں اور ڈی آئی جی گوجرانوالہ ریجن نے ذاتی دلچسپی کا مظاہرہ بھی کیا۔ لیکن معاملہ ہنوز روز اول کا سا ہے۔ حکومت سے مطالبہ یہ کیا جا رہا ہے کہ وہ اس غیر مسلم فرقے کے بعض مقتدر افراد کو شریک تفتیش کرے۔ جن سے مولانا اسلم قریشی کی مذہبی مخاصمت تھی۔ لیکن اس مطالبے کو ہنوز توجہ طلب نہیں سمجھا گیا۔ اس سلسلے میں گذشتہ روز سیالکوٹ میں تمام دینی مکاتب فکر کا ایک زبردست اجتماع ہوا۔ جس میں بلاشبہ لاکھوں افراد نے شرکت کی اور سیالکوٹ میں مکمل طور پر ہڑتال رہی۔ اس موقع پر بعض ناخوشگوار واقعات بھی پیش آئے مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی پر دینی حلقوں کا یہ ردعمل ناقابل فہم نہیں ہونا چاہیے۔ حکومت عوام کے جان و مال کے تحفظ کی ذمہ دار ہے۔ ایک مبلغ کو دن دہاڑے زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔ اس کا کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ پولیس کی طرف سے جو کوششیں کی گئیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت اور مولانا کے ورثاء اس پر مطمئن نہیں۔ قانون کی نظر میں سب برابر ہیں تو پھر یہ بات توجہ طلب ہے کہ مولانا کے ورثاء جن افراد کو شامل تفتیش کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں ان سے کوئی باز پرس کیوں نہیں کی جاتی۔ حکومت ملک میں اسلام کے نفاذ کا عزم کئے ہوئے ہے تو پھر اسلام اور ختم نبوت کے ایک مبلغ کا مسئلہ ایسا نہیں کہ اسے نظر انداز کر دیا جائے۔ سیالکوٹ کے اجتماع سے سرکاری حلقوں کو عوامی ردعمل کا اندازہ لگانا چاہئے یہ بات قابل تعریف ہے کہ علماء کرام کی سنجیدگی اور قانون پسندی اور امن و دوستی نے اتنے بڑے اجتماع کے موقع پر بھی صورت حال کو سنبھالے رکھا۔ اور جو ناخوشگوار صورت حال پیش آئی۔ وہ اس اجتماع کے جذبات کے مقابلہ میں بڑی معمولی تھی۔ ہم جانتے ہیں کہ حکومت کی طرف سے مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی کا معمہ حل کرنے کے لئے برابر کوششیں کی جاتی رہی ہیں۔ لیکن ضروری ہے کہ ان کوششوں کا کوئی نتیجہ سامنے آئے۔ توقع رکھنی چاہیے کہ حکومت اسی جذبے سے مولانا کی گمشدگی کا معمہ حل کرنے کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھے گی اور مولانا کے ورثاء اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے ارکان بھی صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کوئی ایسا اقدام نہیں کریں گے جس سے امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ کراچی، ۲۰ فروری ۱۹۸۴ء)

مولانا تاج محمودؒ کی دینی خدمات ناقابل فراموش ہیں

شجاع آباد ۔ مجلس تحفظ ختم نبوت شجاع آباد کے اراکین کا ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت خلیل الرحمٰن خلیق منعقد ہوا، تعزیتی اجلاس سے محمد یونس، عبد الرؤف شاکر شہزاد، محمد سلیم بھٹی محمد داؤد قریشی، عبد اللطیف، ایم ناصر شہزاد اور خلیل الرحمٰن خلیل نے خطاب کیا۔

خلیل الرحمٰن خلیق نے اپنے تعزیتی خطاب میں کہا کہ مولانا تاج محمود صاحب ختم نبوت کے عظیم سپاہی تھے، مولانا مرحوم نے اپنی پوری زندگی خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت میں گذاری۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ایک عظیم مجاہد سے محروم ہو گئی ہے اور ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے وہ عرصہ تک پُر نہ ہو سکے گا۔ مولانا نے نہ صرف حضرت امیر شریعت بخاریؒ کی قیادت میں مجلس احرار اسلام کے قافلے میں رہ کر جہاد کیا بلکہ فتنہ قادیانیت اور کفر و الحاد اور دہریت کے خلاف اسلام کے لیے اور مادر وطن کی آزادی کے لیے نصف صدی تک نمایاں کارنامے انجام دیئے۔

مولانا تاج محمودؒ کے علاوہ اس ماہ رحلت پانے والے پانچ بزرگ علماء حضرت مولانا سید انحسن شاہ بخاری۔ حضرت مولانا نذیر اللہ خان۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا خلیل الرحمٰن ہری پور حضرت مولانا قاضی عبدالسلامؒ، اور حضرت مولانا قاضی عبدالخالق کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ان بزرگان دین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

لاہور

مولانا میاں عبد الرحمٰن خطیب انار کلی لاہور نے۔ مجاہد اسلام عاشق رسول حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا مولانا مرحوم اس دور کے عظیم انسان تھے آپ نے دینی خدمات اورعقیدہ ختم نبوت کے لیے اپنی زندگی کو وقف کر رکھا تھا اور آخری لمحوں تک قادیانیت جیسے اسلام کے دشمن سے برسرپیکار رہے۔ ان کی جرأت مثالی اور قابل تقلید تھی اللہ پاک ان کو جوار رحمت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

عارف والا

جمعیت تحفظ ناموس صحابہ رضؓ پاکستان کے سیکرٹری جنرل جناب امتیاز علی خان نے ایک بیان میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے رہنما مولانا تاج محمودؒ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے انہوں نے کہا کہ مولانا کی ساری زندگی اسلام کے خلاف سازشوں خصوصاً منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد میں گذری۔ مولانا مرحوم کافی عرصے سے بیمار چلے آرہے تھے۔ مگر اپنی بیماری کے باوجود مولانا اسلم قریشی کے اغوا کی سازش سے نمٹنے کے لیے انتھک کوشش کر رہے تھے۔ مولانا مرحوم نے جس عزم و حوصلے کے ساتھ قادیانیوں کی شرانگیزیوں کا مقابلہ کیا وہ ہر لحاظ سے قابل صد تحسین و آفرین ہے۔ مولانا مرحوم کے ساتھ عقیدت کا تقاضا ہے کہ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ۔ کلیدی عہدوں سے مرزائیوں کی برطرفی اور اسلم قریشی کے اغوا کا معمہ حل کرنے کے لیے پوری ملت اسلامیہ متحد ہو جائے۔

مشیر صدر پاکستان کی جامعۃ العلوم الاسلامیہ میں آمد

مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے اُن سے ملاقات کی۔

(اسٹاف رپورٹر) بلوچستان کے علماء کے پانچ رکنی وفد نے پنجاب سرحد اور سندھ کے پندرہ روزہ دورے کے اختتام پر مورخہ ۲۳ر فروری بروز جمعرات ۱۱بجے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن پہنچا۔ یہ وفد صدر کے مشیر برائے مذہبی امور مولانا عبد اللہ خلجی کی قیادت میں مطالعاتی دورے پر آیا تھا۔ وفد میں قاری یار محمد، آغا عبید اللہ جان اور مفتی محمد حسن اور بلوچستان محکمہ اوقاف کے نمائندے ای لے ممتاز شامل ہیں۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن مہتمم جامعہ اور مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق ناظم تعلیمات جامعہ نے وفد کا اساتذہ کرام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم اعلیٰ جناب عبد الرحمٰن یعقوب باوا اور ناظم نشریات مولانا منظور احمد الحسینی سے تعارف کرایا۔

وفد کو جامعہ کے تمام شعبہ جات (دار الافتاء اور دار الاہتمام، دار التصنیف، تخصص فی الدعوۃ والارشاد، تخصص فی الفقہ، شعبۂ ماہنامہ بینات، درس گاہیں، دار الطلبہ مطبع وغیرہ) دکھائے۔ چند غیر ملکی (جاپانی، چینی، امریکی، برطانوی افریقی) طلباء سے ملاقاتیں کرائی گئیں۔ یاد رہے کہ اس جامعہ میں پاکستان کے گیارہ سو طلباء کے علاوہ ۲۰۰ غیر ملکی طلبہ (جو بائیس ملکوں سے تعلق رکھتے ہیں) بھی تحصیل علوم دینی کر رہے ہیں۔ جامعہ کے دورہ کے بعد دار الاہتمام میں ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں باوا صاحب نے وفد کو مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغی سرگرمیوں سے آگاہ کرتے ہوئے مولانا اسلم قریشی کی طویل گمشدگی پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے قادیانیوں کا روزنامہ الفضل دکھا کر مشیر موصوف کو اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ قادیانی شعائر اسلام کی توہین کا مسلسل ارتکاب کر رہے ہیں۔ لہٰذا ان کا شدید محاسبہ کیا جائے۔ مولانا عبد اللہ خلجی نے میٹنگ میں بتایا کہ ہم نے پنجاب کے دورہ کے درمیان ۱۳ر فروری ۱۹۸۴ء کو ربوہ جانے کا اتفاق ہوا۔ مسلم طلبہ اور اساتذہ سے خطاب کیا ان کے مسائل سنے۔ اور ہوسٹل کی مرمت کے لئے گورنر پنجاب سے احکامات صادر کرائے۔ اور مسلم طلبہ کے لئے کالج میں مسجد کا افتتاح کیا۔

آخر میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ اور مجلس کی طرف شائع شدہ لٹریچر ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

احباب کی توجہ کیلئے

مفتی عبد الواحدؒ میموریل اکیڈمی نے مفتی مرحوم کی سوانح حیات شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ قارئین ختم نبوت، تلامذہ مفتی مرحوم، ہم عصر احباب، رشتہ داروں اور دیگر متعلقین سے گذارش ہے کہ ان کے پاس اگر مفتی مرحوم کے متعلق کسی قسم کا مواد ہو تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج کر تشکریہ کا موقع دیں۔ تمام مواد آپ کو بحفاظت لوٹا دیا جائے گا۔ پتہ :- مفتی عبد الشکور کاشمیری، مدرسہ نصرت العلوم فاروق گنج نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

منجانب :- مولانا زاہد الراشدی، مولانا قاضی حمید اللہ (سرپرست) احمد حسین زید (جنرل سیکرٹری) و عہدیداران

مفتی عبد الواحد اکیڈمی دفتر جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

حضرت علامہ انور شاہ صاحبؒ کے اردو کلام کا نمونہ

دنیا کی بے ثباتی

عام طور پر حضرت شاہ صاحبؒ عربی زبان میں ہی مشقِ سخن فرماتے تھے اور کبھی کبھی فارسی میں بھی نعتیہ کلام وغیرہ لکھ دیا کرتے تھے۔ اردو زبان میں آپ کے رشحاتِ قلم چنداں مشہور نہیں ہیں لیکن مشہور مصنف و مورخ مرحوم منشی محمد الدین فوقؔ (جو حضرت شاہ صاحبؒ کے بے تکلف دوست اور محب خاص تھے) نے اپنی کتاب "تاریخ اقوامِ کشمیر" جلد دوم مطبوعہ لاہور جولائی ۱۹۴۳ء میں حضرت شاہ صاحب کی ایک اردو نظم "دنیا کی بے ثباتی" کے بارے میں نقل کی ہے جو بجائے خود اردو زبان میں آپ کی قادر الکلامی اور روانی کا شاندار ثبوت ہے اس لیے حضرت موصوف کی یہ نظم بھی بطور نمونہ کلام قارئین کرام کی ضیافتِ طبع کے لیے پیش کی جا رہی ہے۔

سفر کی منزل ہے دارِ دنیا، ذرا تو اس کا خیال سا کر
سدا نہیں ہے یہ دیس تیرا، ضرور جانا ہے دن نبھا کر

کبھی تأمل سے داہنے بائیں، آگے پیچھے کو دیکھ لینا
کدھر کو جاتے ہیں دوست پیارے کہاں وہ رہتے ہیں یاں جا کر

وہ چل بسے سارے باری باری، یہ باقی خلقت بھی چل بسے گی!
تو چشمِ عبرت سے دیکھ غافل، کبھی تو اپنی نظر اٹھا کر

چلے ہی جاتے ہیں قافلے سب یہاں کا ٹھہرا ہوا ہے یہ ڈھب
کسی کا آنا کسی کا جانا، کبھی ہنسا کر، کبھی رُلا کر

کبھی نکل کر تو جنگلوں میں، خدا کی قدرت کا دیکھ جلوہ
کہیں ہے اونچا کہیں ہے نیچا، کہیں اندھیرا ہے جگمگا کر

کسی کا اقبال زور پر ہے، کسی پہ ادبار چھا رہا ہے
کوئی ہے آتا کما کما کر، کوئی ہے جاتا لٹا لٹا کر

کوئی ہے دُکھیا کوئی ہے سُکھیا، کوئی ہے خنداں کوئی ہے گریاں
یہ غمزدہ غم گھٹا گھٹا کر، وہ خوش ہے خوشیاں منا منا کر

غرض یہاں ہیں سب آتے جاتے، دن اپنے اپنے نبھاتے جاتے
نہیں ہے رہنا یہاں کسی کو، کہ کوچ اک دن ہے مٹ مٹا کر

اگر ہوں اعمال اپنے اچھے، بری نہیں ہے یہ زندگانی
فرشتے اعمال نیک والے، نکال لیں گے بچا بچا کر

نماز پڑھنا قیام کرنا، رکوع کرنا، سجود کرنا
کبھی کھڑے ہو کے گاہ جھک کر، زمین پہ ماتھا ٹکا ٹکا کر